جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کاثَواب حاصِل ہو تا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: حضرت اَبُو المواہِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: "قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔" میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابِل ہُوا؟ ارشاد فرمایا: "اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔" (الطبقات الکبری للشعرانی، ج ۲، ص ۱۰۱)

شافِعِ روزِ جزا، تم پہ کروروں دُرُود

دافعِ جُملہ بلا، تم پہ کروروں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَبِیْعُ الاَوَّل شریف کا مہینہ جاری وساری ہے، یہ وہ مُقدّس مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی، اسی لئے اس مہینے میں خُصُوصیت کے ساتھ جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے مُختلف گوشے اور مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات بیان کر کے عاشقانِ رسُول کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع مزید روشن کی جاتی ہے، وہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کا تذکرہ کرکے ان کے دِلوں کو مزید گرمایا جاتا ہے۔ آج کے بیان کا موضُوع بھی "جمالِ مصطفٰی" ہے، آیئے! نہایت ہی توَجُّہ اوردِلجمعی کے ساتھ حُسن و جمالِ مُصطفٰے سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال سے مُتعلق ایک واقعہ

جب محبوبِ ربّ، شہنشاہِ عجم و عرب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مکہ مُکرّمہ سے مدینہ مُنوّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کے لئے اپنے چند صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ روانہ ہوئے، تو حضرت اُمِّ مَعْبَد کے خیمے کے پاس سے گُزرے۔ وہ خاتُون آپ کو پہچانتی نہیں تھیں، لیکن وہ بڑی عقلمند تھیں، اپنے خیمے کے پاس بیٹھ جاتیں اور مُسافِروں کو کھانا وغیرہ کھلایا کرتیں۔ اس مُبارک کارواں نے اِن سے گوشت اور کھجوروں کے بارے میں پُوچھا تاکہ ان سے خرید لیں، لیکن اتفاق سے اُس وقت اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیمہ کے کونے میں ایک کمزور بکری کو دیکھا اور آپ نے پُوچھا: "اے اُمِّ مَعْبَد یہ کیسی بکری ہے ؟" اُنہوں نے عَرْض کی: اس کے تھنوں میں دُودھ نہیں ہے، بلکہ اس نے تو کبھی بچہ بھی نہیں جنا۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر اس کے تھنوں اور کمر پر اپنا دَستِ شِفا بخش پھیرا اور اس کے لئے دُعا فرمائی۔ بکری نے اپنی ٹانگیں کُشادہ کر دیں اور دُودھ دینے لگی، سب نے سیر ہو کر پیا پھر آپ روانہ ہوگئے، تھوڑی ہی دیر کے بعد اُمِّ مَعْبَد کے شوہر گھر آئے۔ جب اُنہوں نے اِتنا کثیر دُودھ دیکھا تو مُتَعَجِّب ہو کر پُوچھا: اُمِّ مَعْبد! اِتنا دُودھ کہاں سے آگیا؟ حالانکہ گھر میں دُودھ والا کوئی جانور بھی نہیں ؟ اُنہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی ابھی

www.dawateislami.net

یہاں سے ایک مُبارک ذات گُزری ہے۔ ابُو مَعْبد نے کہا: ذرا میرے سامنے ان کا حُلیہ تو بیان کرو۔ اس پر اُمِّ مَعْبد نے کہا: "میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے، جن کا حُسن نُمایاں تھا، جن کا چہرہ خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی خُوبصورت تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، ان کی آواز گُونج دار، گردن چمکدار، جبکہ داڑھی مُبارَک گھنی تھی۔ دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ ان کے مُبارَک قَد میں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قد کہ دیکھ کر بُرا لگے، نہ اِتنا پَسْت کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور جب قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرُو اور حَسین دِکھائی دیتے۔ یہ سراپا سُن کر ابُو مَعْبد نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو وہی ذاتِ گرامی ہیں، جن کا مُعاملہ ہمیں مکہ مُکرّمہ سے پہنچا ہے، میری تو خواہش ہے کہ ان کی رَفاقت اِخْتیار کروں۔ اگر میرے اِخْتیار میں ہوا تو میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ضَرور کروں گا۔ (اور پھر ایسا ہی ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِ رَحمت، باعثِ خَیْر و برکت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بابرکت قدم ان کے گھر میں پڑ جانے کی برکت سے نہ صِرف اُمِّ مَعْبد کے شوہر بلکہ خود اُمِّ مَعْبد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو بھی دولتِ اسلام سے سرفراز فرمایا اور شرفِ صحابیّت بھی عطا فرما دیا)۔ (سبل الہدی و الرشاد، الباب الرابع فی ہجرۃ . . . الخ، ۳/۲۴۴ ملتقطا)

خِلق تُمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائق بخشش، ص۲۶۸)

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا پیدا ہونا بھی بے مِثل و بے مثال اور لاجواب و باکمال ہے اور آپ کی سیرتِ طَیِّبہ اور اخلاقِ عالیہ کا بھی کوئی ثانی نہیں۔ اسی لیے ساری مخلوق آپ کی گرویدہ اور غلام بن گئی ہے اور شاہانِ وَقت بھی آپ کی گلی کے گدا ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ اے میرے ایمان کی جان! آپ پر کروروں دُرُوْد۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص:۹۷۲)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا۔۔۔ اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے نبیِ بے مثال، پیکرِ حُسن و جَمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیسا حُسن و جَمال عطا فرمایا ہے کہ مُسلمانوں نے جب آپ کے رُخِ زیبا کو دیکھا تو آپ کے نام پر اپنی جانیں نچھاور کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے اور جب کسی غیر مسلم نے دیکھا تو آپ کا حَسین سراپا، اس کی نظر میں ایسا سَمایا کہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ یقیناً اوّلین و آخرین میں نہ تو کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہو گا۔

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سَر سو ہے تجھ کو شہِ دوسَرا جانا

یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ جیسا تو کبھی نہ دیکھا گیا، نہ آئندہ دیکھا جائے گا، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا، جہانوں کی بادشاہی آپ ہی کو سجتی ہے، اس لئے ہم نے آپ کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا ہے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کا اَندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ تبارَک و تعالٰی نے تمام حَسین و جمیل اَشیاء کو پیدا فرما کر پُوری کائنات کو حُسن و جَمال بخشا اور پھر پُوری کائنات کے حُسن سے بڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا یُوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حُسن و جَمال عطا فرمایا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن و جمال کا یہ عالَم تھا کہ جب مِصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا، تو آپ کے حُسن میں ایسی خُود رَفتہ اور گُم ہوئیں کہ بے خُودی کے عالَم میں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں تک کاٹ ڈالیں۔ اس واقعے کو قرآنِ کریم نے ان اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے: چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَہٗۤ اَکْبَرْنَہٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ اِنْ هٰذَاۤ

تَرجَمۂ کنز الایمان: جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا، اُس کی بڑائی بولنے لگیں، اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بولیں اللہ کو پاکی

www.dawateislami.net

اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ﴿۳۱﴾ (پ ۱۲، یوسف: ۳۱) ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں، یہ تو نہیں مگر کوئی معزّز فرشتہ۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت مولانا مُفْتی سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزائنُ الْعرفان میں اس آیتِ مُبارکہ کے تَحت فرماتے ہیں: کیونکہ اُنہوں نے اس جَمالِ عالَم اَفروز (دنیا کے حسن وجمال کو بڑھانے والے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ نُبُوَّت ورِسالت کے اَنوار اور عاجزی واِنکساری کے آثار اور شاہانہ ہیبت واِقْتدار اور لذیذ کھانوں اور خُوبصورت چہروں کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی، تَعَجُّب میں آ گئیں اور آپ کی عَظَمَت وہیبت دِلوں میں بھر گئی اور حُسن وجمال نے ایسا وارَفْتہ کیا کہ ان عورتوں کو خُود فراموشی ہو گئی۔ اور (ان کے) دل حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ایسے مَشْغُول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اَصلاً اِحساس نہ ہوا۔ (خزائن العرفان، ص۴۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو حضرتِ سَیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حُسن کا عالَم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن وجَمال عطا کیا گیا، تو حُسن وجَمال کے شاہکار، حبیبِ پروَرْدگار حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کا کیا عالم ہو گا، کہ جن کا حُسن حضرتِ یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن وجمال سے بھی بڑھ کر ہے۔

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زناں
سر کَٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ
لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخسارِ مُبارک کی خوبیاں، اہلِ مصر سُن لیتے تو جنابِ یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قیمت لگانے میں سیم وزر (مال ودولت) نہ بہاتے۔

www.dawateislami.net

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ
لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

یعنی اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی پیشانی کی زِیارت کرلیتیں، تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔(زرقانی علی المواھب، عائشه ام المومنین، ۳۹۰/٤)

ترا مَسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا مَحرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خُدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۱)

یعنی اے میرے عظمت وشان والے نبی! آپ کی عظمتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ عرشِ مُعلّٰی تو آپ کے ناز واَدا سے بیٹھنے کی جگہ ہے اور جبریلِ اَمین آپ کے ہمراز و وزیر ہیں اور آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوئے، میں کیا کیا عرض کروں، میرے آقا، خُدا کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں۔

نعلینِ مصطفٰے مرحبا مرحبا
خاندانِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے مثال کو ہم بَھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حَضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو دن رات سفر و حضر میں جمالِ نُبُوَّت کی تجلیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے، اُنھوں نے نُور کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مِثال کو جن لفظوں میں بیان فرمایا، آیئے! اُسے سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے ہر حَسین چیز دیکھی ہے، لیکن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زِیادہ حَسین و جَمیل میں نے کبھی نہیں دیکھا۔(سبل الھدی والرشاد، ج۲، ص۷)

www.dawateislami.net

دِیدارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

انوارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَاَنْوَرَھُمْ لَوْنًا، یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے زِیادہ خُوبصورت اور خُوش رنگ تھے۔ مزید فرماتی ہیں: لَمْ یَصِفْہُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّہَ وَجْھَہٗ بِالْقَمَرِ لَیْلَۃِ الْبَدْرِ، یعنی جس نے بھی آپ کی تعریف وتَوصیف بیان کی، اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تَشْبِیْہ دی، وَکَانَ عَرَقُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، یعنی آپ کے پسینہ کی بُوند آپ کے چہرۂ اَنْور میں یُوں مَعلُوم ہوتی، جیسے موتی۔ (الخصائص الکبری، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف، ۱/ ۱۱۵)

اسی طرح صحابیِ رَسُول، حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۴ حدیث ۹)

یہ جو مِہر و مَہ پہ ہے اِطلاق آتا نُور کا
بھیک تیرے نام کی ہے اِسْتِعارہ نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۴۸)

نُور کی خَیرات لینے دوڑتے ہیں مِہر و ماہ
اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سُواری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

رِفعتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا　　　اِنعامِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال سے مُتعلِّق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دِلنشین فرامین سُن کر یقیناً عاشقانِ رسول کے دل خُوشی سے جُھوم اُٹھے ہوں گے۔ بیان کردہ رِوایتوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چہرۂ اَنْور کو چاند سے تشبیہ دی، حالانکہ سُورج کی روشنی چاند سے زِیادہ ہوتی ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ چاند رُوئے زمین کو اپنی تابانیوں سے بھر دیتاہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنْسِیَت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں جمانا مُمکن ہوتا ہے جبکہ سُورج میں یہ سب مُمکن نہیں، کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں ۔(زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۵۸)

خُورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

یعنی سُورج اپنی پُوری آب و تاب کے ساتھ طُلُوع ہوا اور سارے جہاں کو روشن کردیا، چاند بھی اپنی تمام تَر جلوہ سامانیوں کے ساتھ چمکا اور ساری دُنیا کو نُور کا ٹکڑا بنادیا، مگر جب رُخِ مُصطفےٰ سے نِقاب اُٹھا تو دونوں نے شرمندہ ہوکر مُنہ چھپالیا اور محبوبِ خُدا کے حُسن و جَمال کے آگے اپنا سرِ تَسْلیم خَم کرلیا۔

یادرہے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جس حُسن و جَمال کو چاند سے تشبیہ دی ہے، یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کامل حُسن و جَمال نہیں تھا، اگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسنِ کامل لوگوں پر ظاہر ہوجاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ علامہ زُرْقانی، امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل فرماتے ہیں: ”حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام تَر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا، اگر آپ کا کامل حُسن ظاہر ہوجاتا تو ہماری آنکھیں اِس جلوۂ زیبا کو دیکھنے کی تاب نہ لاتیں۔“ (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۴۱)

www.dawateislami.net

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُلیہ شریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال اور اَوصاف و کمال کو بیان کرنے کا ہم ہرگز حق اَدا نہیں کرسکتے، لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ مُبارَک سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چند اَعضائے شریفہ کے تَنَاسُب اور حُسن و جمال کا مزید تذکرہ سُن کر اپنے لئے رَحْمتوں اور بَرَکتوں کا سامان اِکٹھا کرتے ہیں: چُنانچہ

چہرۂ مُبارک

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارک، جمالِ الٰہی کا آئینہ اور اَنوار و تجلیات کا مظہر تھا، پُر گوشت اور کسی قدَر گول تھا۔ اسی رُوئے مُبارک کو حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دیکھتے ہی پُکار اُٹھے تھے: وَجْھُہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ۔ ان کا چہرہ دَروغ گو (یعنی جھوٹے) کا چہرہ نہیں اور ایمان لائے تھے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقہ، ج۱، ص ۳۶۲، حدیث ۱۹۰۷)

ترے خُلْق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن وادا کی قسم

(حدائق بخشش، ص ۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی خُلْقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ کی وِلادتِ باسعادت ہزاروں سعادتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ کی

طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۲۲۶)

مِیلادِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
دِل شادِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

چشمانِ مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے۔ پچھلی کتابوں میں یہ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک علامتِ نُبوَّت تھی۔

سُرمگیں آنکھیں حَریمِ حق کے وہ مُشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رَمنا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۸)

شعر کی وضاحت: رات کو بھی دن کی طرح دیکھنے والی اور آگے پیچھے یکساں دیکھنے والی، کستوری سے بھرپور ہرن کی آنکھوں کی طرح قدرتی سرمہ لگی ہوئی، میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسین و جَمیل آنکھیں جو نیچے جھکیں تو (نظر) تحتُ الثَّرٰی (زمین کے سب سے نچلے طبقے) تک جائے اور اُوپر اُٹھیں تو نظر عرشِ مُعلّٰی سے بھی پار ہو جائے اور ان بابرکت اور نورانی آنکھوں کا اپنے حلقوں میں گھُومنا بھی نور ہی نور ہے۔ کیونکہ اِنھی کے اشاروں سے ہم گنہ گاروں کی نجات ہو گی۔ (شرح کلامِ رضا، ص:۷۲۱)

عزّتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
آمدِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابرُوئے مُبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قَدَر مُتّصِل تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۲ حدیث ۷، ملتقطا)

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰)

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس جہاں کو اپنی بابرکت تشریف آوری سے زِینت بخشی اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود تو سجدے میں گِر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرمارہے تھے اور کعبہ مُعظَّمہ آپ کی طرف جُھک کر آپ کے نُورانی بھنوؤں کی نزاکت و لَطافت کو سَلامی پیش کر رہا تھا۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص: ۱۰۲۱، بتغیر)

گیسوئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا
داڑھیِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

بینیٔ مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بینی یعنی ناک مُبارک خُوبصورت اور دَراز تھی اور دَرْمیان میں اُبھراؤ نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈی پر ایک نُور دَرَخشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے، حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلندی تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۲ حدیث ۷، ملتقطا)

بینیِ پُرنور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا
ہے لِواءُالْحَمد پر اُڑتا پھریرا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۴۳)

www.dawateislami.net

شعر کی وضاحت: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُرنُور بینی (یعنی ناک مُبارک) پہ ہر وَقْت اس طرح نُور چمکتا رہتا ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے لِواءُ الْحَمْد (قِیامت کے دن اللہ تَعَالٰی کی حمد کا جھنڈا جو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں ہو گا اس) کا پھریرا (نشان یعنی جھنڈا) لہرا رہا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص:۱۰۷)

بینیِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

پسینۂ مصطفٰے مرحبا مرحبا

پیشانی مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ چنانچہ حضرتِ حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ

بَلَجَ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقِّدِ

یعنی جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی۔ (شرح الزرقانی علی المواھب ج۵، ص۲۷۸) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا

اس جَبینِ سَعادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۰)

شعر کی وضاحت: جب حَشْر بپا ہو گا اور نفسا نفسی کا عالَم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا تو شَفاعَت کا سہرا ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر پہ باندھا جائے گا، تو پھر اس لجپال آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سَعادَت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار دُرُوْد و سَلام محبّت پیش کیا جائے، جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۰)

www.dawateislami.net

شفاعتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
پرچمِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

کان مُبارَک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں کان مُبارَک کامل وتام تھے۔ قُوّتِ بَصارت کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قُوّتِ سماعت بھی کمال کی عطا فرمائی تھی۔ اسی لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم سے فرماتے کہ میں جو دیکھتا ہوں، تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سُنتا ہوں، تم نہیں سُن سکتے، میں تو آسمان کی آواز بھی سُن لیتا ہوں۔

(الخصائص الکبری للسیوطی، ج۱، ص۱۱۳)

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لَعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۰)

شعر کی وضاحت: سرکارِ مدینہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کان مُبارک جو درحقیقت عزّت کے موتی، عظمت وشان کے ہیرے اور جواہرات کی کان ہیں، جس طرح قریب سے سنتے ہیں، اسی طرح دُور سے بھی سنتے ہیں۔ ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی والدۂ ماجدہ کے بَطنِ اَقدس میں رہ کر لَوحِ مَحفُوظ پہ چلنے والے قلم کی آواز کو سُنتے پھر ایسے مُبارک کان پہ بھی کیوں نہ لاکھوں سَلام کہے جائیں۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۱۶، ملتقطاً)

سماعتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
نصرتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

دَہنِ مُبارَک

www.dawateislami.net

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُنہ مُبارَک فَراخ، رُخسار مُبارک ہموار، سامنے کے دانت مُبارک کُشادہ اور رَوشن و تاباں تھے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام فرماتے، تو ان سے نُور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسکَراتے تو دیواریں رَوشن ہو جاتیں۔ (الخصائص الکبری للسیوطی، ج۱، ص۱۲۷)

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خُدا
چشمۂ عِلم و حِکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے، عِلم و حِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۷)

حکمتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
رِفعتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

لُعابِ دَہن مبارک

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُنہ مُبارَک کا لُعابِ پاک زَخمیوں اور بیماروں کے لئے شِفاء تھا، چُنانچہ فتحِ خیبر کے دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لُعابِ دَہن حضرت عَلی المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ فوراً تندرست ہو گئے، گویا آنکھوں کا درد کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

حضرت رِفاعہ بن رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھُوٹ گئی۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس میں اپنا لُعابِ مُبارک ڈال دیا اور دُعا فرمائی۔ پس مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل دُرُست ہو گئی۔ (زاد المعاد، ج۳ ص۱۴۴)

www.dawateislami.net

جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں
اس دَہن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کُنویں شِیرۂ جاں بنے
اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص۳۰۲)

شعر کی وضاحت: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دَہنِ اقدس، چشمۂ علم و حکمت بھی ہے اور اس دہن کی تَرِی جان و دل کے لیے راحت و سُکُون اور تَرو تازگی کا باعث بھی ہے۔ میں اپنے آقا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دہنِ مُبارک کی تَرِی پہ بھی لاکھوں سَلام بھیجتا ہوں۔ (اسی طرح) مَحبُوبِ خُدا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وہ لُعابِ دَہنِ مُبارک جو کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیتا ہے اور رُوح و جان کو ایک نئی تازگی عَطا کر دیتا ہے، اُس مِٹھاس کے چشمے پہ (بھی) ہماری طرف سے لاکھوں دُرُوْد و سَلام ہوں۔

(شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۸)

اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
جُود و نوالِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

زبان مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سب سے زِیادہ فَصاحت والے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلام ایسا واضح ہوتا کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، حدیث ۲۱۳، ص ۱۳۴)

حضرتِ اُمِّ مَعْبَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموش ہوتے تو پُر وقار ہوتے اور جب گُفتگو فرماتے تو چہرہ پُر نُور اور بارونق ہوتا، نہایت ہی شِیرِیْں گُفْتار فرماتے اور گُفتگو بہت واضح ہوتی، جو نہ تو بے فائدہ تھی اور نہ ہی بیہودہ۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۴، ص ۵۱۴)

www.dawateislami.net

وہ زبان جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں

اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذّت پہ بے حد دُرُود

اس کے خُطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۲)

شعر کی وضاحت: سَروَرِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زَبانِ اَقدس تقدیرِ الٰہی کی چابی ہے۔ اُس زبانِ اَقدس کی پورے جہاں بلکہ دونوں جہانوں پر جاری و ساری حکومت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُنہ سے نکلنے والی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی باتوں کی لذّت و سُرُور پر لاکھوں رحمتیں ہوں اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پُرکشش خُطبہ وبَیان کی شان و شوکت اور رُعب و دبدبے پہ لاکھوں سَلام ہوں۔

(شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۸، ۱۰۲۹)

اقوالِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

افعالِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

دست مبارک

کَفِ دَست (ہتھیلیاں) اور بازُو مُبارَک پُر گوشت تھے۔ حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشمی کپڑے کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کَفِ مُبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ کسی خُوشبو کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشْبُو سے بڑھ کر پایا۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، ج ۲، ص ۴۸۹ حدیث ۳۵۶۱) جس شخص سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُصافحہ کرتے، وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خُوشبو پاتا اور جس بچہ کے سَر پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دَستِ مُبارک رکھ دیتے، وہ خُوشبو میں دوسرے بچوں سے مُمتاز ہوتا۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص ۲۶۳)

www.dawateislami.net

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدْقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۶)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جن گورے گورے نُورانی اور بابرکت ہاتھوں کو آسمان کی طرف بارِش کے لیے دُعا کرتے ہوئے پھیلا کر آپ نے مدینۂ طیّبہ میں پانی ہی پانی کر دیا۔ اے پیارے آقا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اُن نُورانی ہاتھوں کا صدْقہ ہمیں بھی عطا ہو، یعنی ہماری بخشش کے لیے بھی ایک بار (وہ مُبارک ہاتھ) اُٹھا دیجئے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص:۵۱۳)

آقا کے بازو مرحبا مرحبا
آقا کی آنکھیں مرحبا مرحبا

پائے مبارک

دونوں پاؤں مُبارَک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نرم و صاف ایسے کہ ان پر پانی ذَرا بھی نہ ٹھہرتا، بلکہ فوراً بہہ جاتا (سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۶) حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پتھر پر چلتے تو وہ نَرم ہو جاتا، تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گُزر جائیں اور جب ریت پر چلتے تو اس میں پائے مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۷)

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۷)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خُدا کے لیے اپنے گورے گورے اور نُورانی قدمَین میری اندھیری قبْر میں رکھ کر میری قبْر کی سیاہ رات کو صُبحِ نُور بنا دیجئے! تاکہ

www.dawateislami.net

میری وحشت دُور ہو جائے اور نکیرَین کے سُوالات کے بآسانی جوابات دے سکوں۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۵۱۴)

انوارِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
گلزارِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

مُوئے مُبارک

سرِ مُبارک کے بال نہ تو بہت گُھنگریالے تھے اور ہی نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے۔ داڑھی مُبارک گھنی تھی، اسے کنگھی کرتے اور آئینہ دیکھتے اور سونے سے پہلے آنکھوں میں تین تین (3,3) بار سُرمہ ڈالتے۔ مُونچھ مُبارک کو کٹوایا کرتے اور فرماتے تھے کہ: مُشرِکین کی مُخالفت کرو۔ یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھوں کو پَست رکھو۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، ج۲، ص۴۸۷، حدیث ۴۴۲۱)

ہم سیہ کاروں پہ یاربّ تَپِشِ مَحشر میں
سایہ اَفگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۹)

شعر کی وضاحت: اے میرے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! قِیامت کی سخت گرمی میں مجھے اپنے مَحبُوب کی زُلفِ وَالّیْل کا سایہ نصیب کر دینا تاکہ اُس جُھلسا دینے والی دُھوپ کی حَرارت سے مَحفُوظ رہ سکوں۔

(شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۳۴۴)

انوارِ مصطفٰی مرحبا مرحبا
گلزارِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

www.dawateislami.net

مطبوعہ 873 صفحات پر مشتمل کتاب ِلاجواب "سیرتِ مُصْطَفٰی"، صفحہ 563 پر مَوْجُود حُسن و جَمال کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حلیہ ٔمبارکہ کے مُتَعَلِّق اَشْعار سنتے ہیں:

رُوحِ حَق کا میں سراپا کیا لکھوں؟ حُلیہ ٔ نُورِ خُدا میں کیا لکھوں؟

پَر جمالِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن جلوہ گر ہوگا مکانِ قَبْر میں

اس لئے ہے آگیا مجھ کو خَیال مُختصر لکھ دوں جَمالِ بے مثال

تا کہ یاروں کو مِرے پہچان ہو اور اس کی یاد بھی آسان ہو

تھا مِیانہ قَد و اَوسَط پاک تَن پر سپید و سُرخ تھا رنگِ بدن

چاند کے ٹکڑے تھے اعضا آپ کے تھے حَسِین و گول سانچے میں ڈھلے

تھی جبیں رَوشن کُشادہ آپ کی چاند میں ہے داغ، وہ بے داغ تھی

دونوں اَبرو تھیں مثالِ دو ہِلال اور دونوں کو ہوا تھا اِتّصال

اِتّصالِ دو مَہِ "عِیدَین" تھا یا کہ اَدنٰی قُرب تھا "قَوسَیْن" کا

تھیں بڑی آنکھیں حَسِین و سُرمگیں دیکھ کر قُربان تھیں سب حُورِ عِیں

کان دونوں خُوب صُورت ارجمند ساتھ خُوبی کے دَہَن بینی بُلند

صاف آئینہ تھا چہرہ آپ کا صُورت اپنی اُس میں ہر اِک دیکھتا

تابہ سِینہ رِیشِ مَحبُوبِ الٰہ خُوب تھی گُنجان مُو رنگ سیاہ

میں کہوں پہچان عُمدہ آپ کی دونوں عالَم میں نہیں ایسا کوئی

عظمتِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

آمدِ مصطفٰی مرحبا مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر حَسین و جمیل تھے کہ آپ جیسا نہ کبھی آیا، نہ آئے گا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سر تا پا، نُور کے مَرکز و مَحوَر تھے، آپ کے تمام اَعضائے مُبارَکہ خُوبی و کمال کے ایسے جامع تھے کہ اس کی نظیر و مِثال نہیں ملتی۔ اگر ہم غور کریں کہ ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی مَحبَّت کے لائق ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں، بالخُصُوص وہ لوگ جو دُنیائے فانی کے عارضی حُسن کو دیکھ کر عشقِ مَجازی کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر خِلافِ شریعت کاموں میں مُبتلا ہو کر اپنی دُنیا و آخرت برباد کر لیتے ہیں ان کے لئے مَقامِ غور ہے۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس (عشقِ مجازی) کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اَکْثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V.، V.C.R اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقِیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناوِلوں، بازاری ماہناموں، ڈائجسٹوں میں فَرضی عشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یُونیورسٹیوں کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلْط مَلْط ہو کر آپَسی بے تکلُّفی کے دَلدَل کے اَندر اُتر کر اَکْثر کسی نہ کسی کو کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے، پھر جب فریقِ اَوّل، فرِیقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض اَوْقات دو طرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گُناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فُون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حیابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول و قَرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعْدَہ، اَخبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ میرِج“ کی ترکیب بنتی ہے تو

www.dawateislami.net

مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے .... نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم سے کوئی، ان گُناہوں میں مُبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچّے دل سے توبہ کرلیجئے، اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کیلئے اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دُعا مانگئے، ہر مُمکن صورت میں اس وَبال سے پیچھا چُھڑائیے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دَم مشغول کر دیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اپنے دل میں بڑھائیے اور بارگاہِ رِسالت میں اِسْتِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کیجئے۔

نُقوشِ اُلفتِ دُنیا مرے دل سے مِٹا دینا		مجھے اپنا ہی دیوانہ بنانا یارَسُولَ اللہ
نہ دولت دو نہ دو کوئی خزانہ یارَسُولَ اللہ		سکھا دو عشق میں رونا رُلانا یارَسُولَ اللہ
سلیقہ آپ کی یادوں میں رونے کا تڑپنے کا		پئے غوث و رضا مجھ کو سکھانا یارَسُولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی رنگینیوں سے دِل لگانے کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا، اگر دل لگانا ہی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات سے لگائیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کی کوشش کیجئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارَکہ کے بارے میں مزید جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 758 صفحات پر مشتمل کتاب ''سیرتِ رسولِ عربی'' کا مطالعہ کیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مزید مَحبَّت بڑھے گی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

یاد رکھئے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نفاست و نظافت

www.dawateislami.net

پسند بھی تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی صَفائی سُتھرائی کا خَیال رکھتے ہوئے جائز زَیب وزِینَت اِختیار کرنی چاہیے۔ حدیثِ مُبارک میں آتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے اور خُوبصُورتی کو پسند فرماتا ہے ("صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص۶۰-۶۱، رقم الحدیث: ۱۴۷)۔ آیئے زینت کی جائز اور ناجائز صُورتیں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وَزن میں ساڑھے چار (4) ماشہ سے کم ہو، پہن سکتے ہیں۔ مرد چند انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مَردوں کے لئے ناجائز ہیں، عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں، بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں، نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے، پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ج۵، ص۳۳۵ ملخصا) شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ فخر اور گھمنڈ کے لئے نہ ہوں، بلکہ نعمتِ خُداوندی کے اِظہار کے لئے ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۷۹ بتصرف ما)

سُرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سُنَّت ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اِتباعِ سُنَّت کی نِیَّت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سُرمہ لگانے کی سُنَّت کا بھی ثواب ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دُنیوی فَوائد بھی حاصل ہوں گے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے سرِ اَقدس اور داڑھی مُبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ

www.dawateislami.net

نکالتے۔ حضرت سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اِکْرام کرے۔ (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے) (سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج۴، ص۱۰۳) (۴) لڑکیوں کی ناک (وغیرہ) چھیدنا جائز ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۹، ص۵۹۸) (۵) بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی لڑکے کا کان چھدوانا بھی ناجائز اوراسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸، ۶۹۳ ملخصاً) (۶) عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۹ ملتقطاً) حضرت سیدنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ مدینے کے تاجدار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رَنگے ہوئے تھے۔ اِرْشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: "کہ اسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ مُنوَّرہ سے نکال کر "نقیع" کو بھیج دیا گیا۔ (سننِ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المختثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج۴، ص۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کر دیا، اس حدیثِ مُبارک سے ان لوگوں کو دَرْس حاصل کرنا چاہیے، جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مَواقع پر اپنے ہاتھوں یا اُنگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔ جس طرح مَردوں کو عورتوں کی نَقْل جائز نہیں، اسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نَقْل نہیں کر سکتیں۔

www.dawateislami.net

جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لَعْنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صُورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صُورت بنائیں۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث ۲۲۶۳، ج۱ص ۵۴۰) (۷) جاندار کی تَصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تَصاویر والے اِسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں (۸) اپنے بچوں کو ایسے "باباسُوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں (۹) خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اَشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دِیواری میں زِیْنَت کریں، لیکن میک اَپ کرکے اور بن سَنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "عورت پُوری کی پُوری عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے، جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔" (جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب(۱۸)، الحدیث ۱۱۷۶، ج۲، ص ۳۹۲) (۱۰) ننگے سر پھرنا سُنَّت نہیں ہے، لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سَجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نہایت ہی میٹھی سُنَّت ہے۔

دارُ الافتا اہلسنّت کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہی زِیْنَت اپنایئے جس کی شریعتِ مُطَہَّرہ نے اِجازت عطا فرمائی ہے اور جو فیشن اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب بنے، اس سے خُود بھی بچیئے اور اپنے اَہل وعِیال کو بھی بچایئے اور تمام تر معاملات میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے کسی سُنّی عالمِ دین یا دارُ الاِفْتاء اَہلسُنَّت سے رابطہ کیجئے۔ دارُ الاِفْتاء اَہلسُنَّت دعوتِ اسلامی کے 97 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے اِن شہروں بابُ المدینہ (کراچی) میں 4، زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُ الاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ

www.dawateislami.net

(سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس کے علاوہ "دارُالافتاء اہلسنّت" کے تحت کام کرنے والے شعبے "دارُالافتاء آن لائن" کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون، واٹس اَیپ(Whatsapp) اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دارُالاِفتاء آن لائن کے اسلامی بھائیوں سے اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115--------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے، بروزِ جُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حُسن و جمالِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں سُنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسا حَسین و جَمیل کوئی نہیں پیدا کیا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ بھی نہ بنایا، کیونکہ ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہونی چاہیے، اس سے اندازہ لگایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ، اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر محبّت فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی

www.dawateislami.net

برکت سے نیک اعمال کی کثرت، گُناہوں سے نَفْرت، سُنّتوں پر اِسْتِقامت اور زِیادہ سے زِیادہ عبادت وتلاوت کی عادت بن جائے گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت"

نیکی کی دعوت اور سُنَّتوں کی خدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔مختلف علاقوں میں جاکر لوگوں کو نمازوں اور سُنَّتوں کی جانب راغب کرنے کیلئے نیکی کی دعوت دینا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: " تیرا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا صَدَقہ ہے اور تیرا کمزور کو اپنی سُواری پر بِٹھالینا صَدَقہ ہے اور تیرا راستے سے گندگی ہٹادینا صدقہ ہے اور نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم پر تیرے لئے صَدَقہ ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، ج۳، ص۴۲۶، حدیث ۴۵۶۱)

دیکھا آپ نے کہ نیکی کی دعوت دینے سے صدقہ کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ خُوب خُوب علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے فَضلِ خُداوندی کے حقدار بنیں، مدنی قافلوں میں سفر، مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی مُذاکروں میں شِرکت کرتے رہیں،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شُمار برکتیں حاصل ہوں گی۔ آیئے علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

ایک غیر مسلم کا قبول اسلام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خان پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کا بَیان ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) سے سُنّتوں کی تَربِیَت حاصِل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے مَدَنی قافِلے

کے ساتھ مجھے بھی علاقائی دَورہ کرنے کاشَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹھّا کرکے ہم "نیکی کی دعوت" دے رہے تھے۔ جب بَیان خَتم ہوا تو اُسی دوکان کے ایک ملازم نَوجوان نے کہا، "میں غیر مسلم ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دِل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کرلیجئے۔" اَلحمدُ للہ عَزَّوَجَلَّ وہ مُسلمان ہوگیا۔ (فیضانِ سنت (جلد اوّل) باب فیضانِ بسم اللہ، ص ۳۵۱)

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کے چند مَدَنی پھول :

(1) جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔(2) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے(4) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲، ص۱۱۸) (5) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (6) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو(7) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے(8) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے(9) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفہ پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنّت کے پھول

www.dawateislami.net

دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

www.dawateislami.net

(3) رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (5)

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

5...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(6)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(7)

﴿2﴾ گویا شبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(8)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

6...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

7...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

8...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net